تنگ کرنے کی کوشش کر رہا ہے۔ چین، نیپال، مالدیپ، بنگلہ دیش، بھوٹان میں بھارتی کارروائیوں کا اجمالی جائزہ پیش کیا گیا ہے اور قارئین کو یہ حقیقت بتائی گئی ہے کہ بھارت نے کشمیریوں کی تحریکِ آزادی کو دبانے کے لیے کس قدر وحشیانہ قوت کا استعمال کیا ہے۔ نہ اُسے اقوامِ متحدہ کا اندیشہ ہے نہ امریکا کا ڈر۔ بچوں، بوڑھوں، عورتوں، مردوں کے ساتھ جس درندگی کا مظاہرہ کیا گیا ہے اُس کی تفصیلات مضامین کی صورت میں بھی موجود ہیں اور درجنوں تصاویر بھی شامل کر دی گئی ہیں جن کو دیکھ کر انسان کانپ اُٹھتا ہے۔ اس کتاب کا خاص باب 'پانی کے مسئلے' کے بارے میں ہے۔ اس معاملے میں بھارت نے پاکستان کو قحط زدہ ملک بنانے کی مسلسل کوشش کی ہے۔ ادھر پاکستانی حکمران ہیں جو ہر قیمت پر بھارت سے صلح کرنا چاہتے ہیں۔

کتاب میں حقیقت پسندانہ تجزیے سے بھارت کو بے نقاب کیا گیا ہے۔ تاہم جن موضوعات پر قلم اُٹھایا ہے اُن میں سے ہر موضوع پر ایک نہیں کئی کتابیں تحریر کی جانی چاہییں۔ مصنف، پاکستانی قوم کی طرف سے شکریے کے مستحق ہیں کہ جنھوں نے اپنے قلم کو بھارت جیسے ملک کے حقیقی چہرے کو سامنے لانے میں صرف کیا۔ (محمد ایوب منیر)

اُردو میں حج کے سفرنامے، ڈاکٹر محمد شہاب الدین۔ ناشر: یونی ورسل بک ہاؤس، عبدالقادر مارکیٹ، جیل روڈ، علی گڑھ، بھارت۔ صفحات: ۵۲۸۔ قیمت: ۲۹۵ روپے (بھارتی)

حج بیت اللہ ایک سعادت ہے، جو کروڑوں لوگوں میں چند لاکھ کو نصیب ہوتی ہے۔ اس محرومی کے مادی اسباب میں: کہیں عزم وارادے کی کمی، کہیں ترجیحات کا نقص اور کہیں مالی تنگ دستی آڑے آتی ہے۔ تاہم ہر مسلمان کا دل اپنے مولد و مسکن وطن کے علاوہ جس خطۂ زمین میں اٹکا رہتا، یا اس خاکِ ارضی کی طرف لپکتا ہے، وہ ہے ارضِ حجاز، حرمین الشریفین۔

ایسے خوش نصیبوں میں اب تک کروڑوں لوگوں نے اس سفرِ فوز وفلاح سے اپنے روحانی وجود کو معطر کیا ہے، تاہم چند ہزار ایسے بھی ہیں، جنھوں نے اس جادۂ شوقِ محبت کی کیفیات وتاثرات کو قلم بند کرنے کی کوشش کی ہے۔ زیرنظر کتاب، اُردو میں لکھے اور شائع شدہ ایسے ہی سفرناموں کا ایک فنی اور تاثراتی جائزہ ہے۔ یہ تو نہیں کہا جاسکتا کہ مصنف نے تمام شائع شدہ سفرناموں کو جانچا، پرکھا ہے، البتہ پاکستان اور بھارت وغیرہ میں شائع ہونے والی ایک قابلِ ذکر تعداد کو ضرور پیشِ نظر رکھا ہے۔

ابتدا میں سفرنامہ حج پر بحیثیت صنفِ ادب بحث کی گئی۔ مصنف لکھتے ہیں: ''حج نامہ وہ بیانیہ صنفِ ادب ہے، جس میں حج نامہ نگار، دورانِ سفرحج یا سفر سے واپسی پر اپنے مشاہدات، واقعات، تجزیات اور قلبی تاثرات کو تحریر کرتا ہے'' (ص۳۳)۔ ''حج کا سفر مادی دنیا سے روحانی دنیا کا سفر ہے...... اس سفر میں بندہ اپنے رب کے گھر کی عظمت سے بھی آشنا ہوتا ہے...... حج کا سفر، سفرِ آخرت کی مشق بھی ہے'' (ص۳۴)۔ ''حج نامہ نگار جب سرزمینِ حجاز میں سفر کرتا ہے تو وہ محض حال ہی کا اسیر نہیں ہوجاتا، بلکہ اس کے ساتھ وہ ماضی میں بھی سفر کرتا ہے۔ وہاں کی ہرچیز کو نہایت شوق و تجسس کے ساتھ دیکھتا ہے۔ منظر و موضوع کی وحدت کے باوجود حج ناموں میں جذبات نگاری اور منظرکشی میں خاصا تنوع نظر آتا ہے'' (ص۳۶)۔ اس تجزیاتی باب میں فنی گہرائی اور ادبی کمال کے ساتھ تنقید نگاری کی گئی ہے۔

اُردو حج ناموں کا پس منظر زیربحث لاتے ہوئے متعین کیا ہے کہ اُردو میں پہلا سفرنامہ حج ماہِ مغرب المعروف کعبہ نما از منصب علی خاں ۱۸۷۱ء میں شائع ہوا۔ ۱۹۰۱ء تا ۲۰۰۹ء تک کے سفرناموں کا جائزہ لینے کے ساتھ ساتھ حج کے اُردو تراجم پر نہ صرف بحث کی گئی ہے، بلکہ چنیدہ حج ناموں سے اقتباسات پیش کر کے، قاری کو طرزِ بیان کی گوناگوں لذتوں سے خوش کام کیا گیا ہے۔ یہ کتاب ادبی حوالے سے ایک قیمتی اضافہ تو ہے ہی، مگر ساتھ ساتھ قاری کے دل و دماغ کو اس مرکزِ ثقل سے جوڑنے کا وسیلہ بھی ہے، جسے ہم دو لفظوں سے متعین کرتے ہیں: حرمین الشریفین۔

(سلیم منصور خالد)

مکاتیب طالب ہاشمی بنام مولانا عبدالقیوم حقانی، ترتیب: حافظ عبیداللہ عابد۔ ناشر: القاسم اکیڈمی، جامعہ ابوہریرہ، برانچ پوسٹ آفس خالق آباد، ضلع نوشہرہ۔ صفحات: ۲۰۵۔ قیمت: درج نہیں

مشاہیر کے خطوط کو چھاپنے کا رجحان روز افزوں ہے۔ اس کتاب میں طالب ہاشمی مرحوم کے ۱۹۹۲ء سے ۲۰۰۷ء تک کے ۸۱ خطوط کو زمانی ترتیب سے یک جا کیا گیا ہے۔ تین دیباچوں میں مکتوب الیہ، مرتب کتاب اور حافظ محمد قاسم نے مرحوم کی شخصیت اور اُن سے اپنے روابط پر روشنی ڈالی ہے (ان میں تکرار ہے، ایک ہی دیباچہ کافی تھا)۔ ہرخط کے موضوع کے اعتبار سے خط کا مختصر یا طویل عنوان قائم کیا گیا ہے، مثلاً: ''اماں جی مرحومہ و مغفورہ۔ ماہنامہ القاسم کے ساتھ